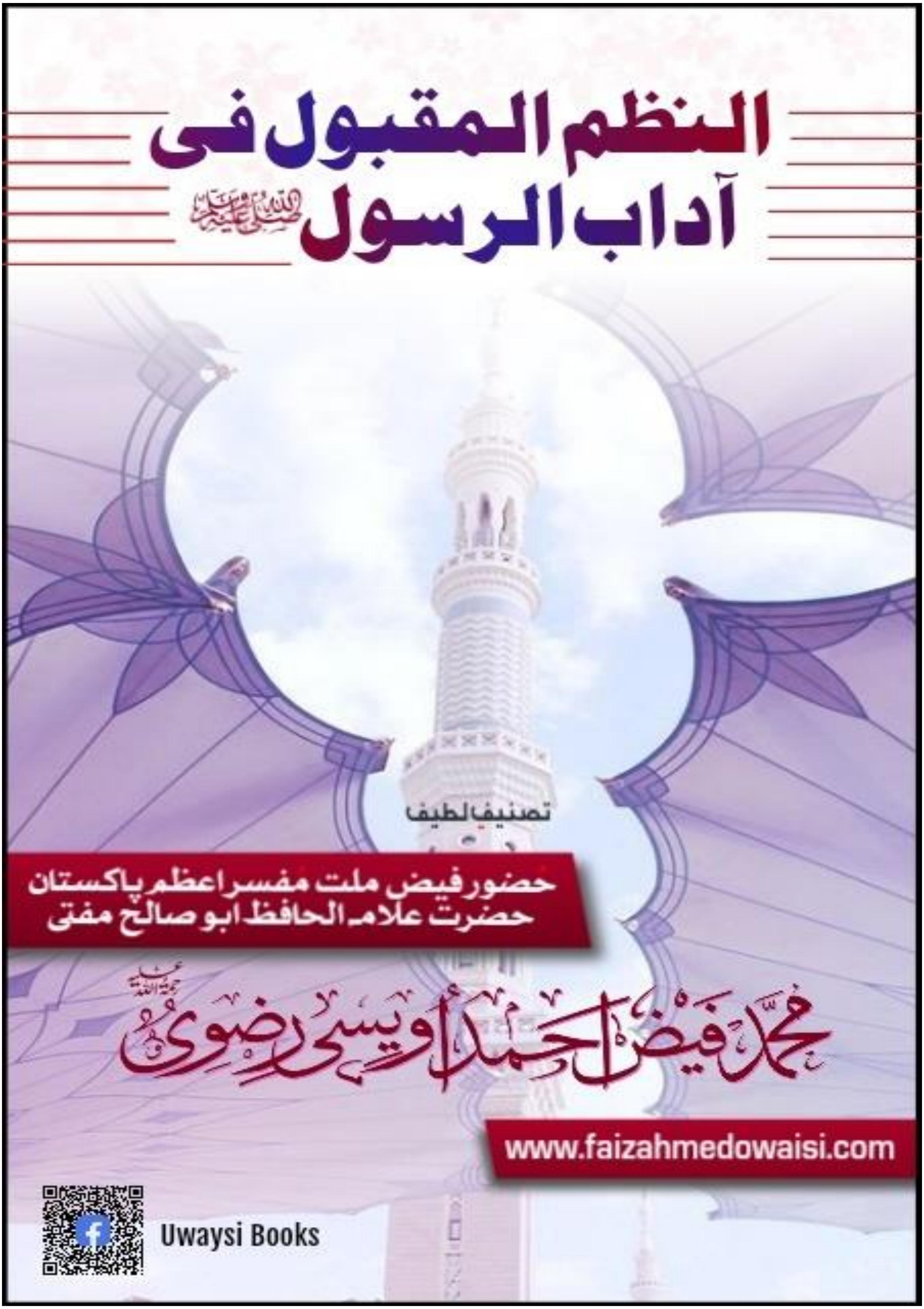

النظم المقبول فی
آداب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف لطیف
حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ
www.faizahmedowaisi.com
Uwaysi Books

اَلْنَّظْمُ الْمَقْبُوْلُ فِیْ آدَابِ الْرَّسُوْلِ

مصنف
حضرت علّامہ مفتی محمدابراہیم یاسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(متوفی:۱۳۸۴ھ)

مترجم
فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(متوفی:۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰م)

تصحیح
شیخ الحدیث، استاذ العلماء
مفتی محمداحمد النعیمی مدظلہ العالی

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

(1) بعد حمد خدا ؤ نعتِ رسول وصف اصحاب پاک و آل بتول

بعد حمد اور بعد نعتِ رسول اللہ ﷺ اور اصحابِ پاک اور آلِ بتول[1] کے وصف کے بعد۔

(2) می نویسم طریقۂ آداب داشتند آنچه با نبی اصحاب

میں آداب کا وہ طریقہ لکھتا ہوں جو صحابہ حضور ﷺ سے رکھتے تھے۔

(3)	تا از آن مؤمنان ادب گیرند	سوئ فضلِ خدا سبب گیرند

تا کہ اُس سے اہلِ ایمان ادب سیکھیں، ان آداب کو بارگاہِ حق کا وسیلہ بنائیں۔

(4)	زانکه درحضرتِ رسولِ خدا	شافعِ مجرمان بروزِجزا

اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ مجرموں کے جو روزِ جزا میں شفاعت کرنے والے ہیں۔

(5)	اعتقادِ جمیل باید داشت	تُخم حُبّ و نیازباید کاشت

اعتقاد اچھا رکھنا چاہیے اور دل میں آپ کا ادب و نیاز کا بیج بُونا چاہیے۔

(6)	آنکه زین حضرتِ ملاذ همه	بے ادب گشت، گشت روئ سیه

اس لئے کہ آپ کی بارگاہ سب کی جائے پناہ ہے جو بے ادب ہوا وہ رُوسیاہ (بدنُما) ہوا۔

(7)	ازگروهِ خبیث بے ادبان	آنکه وہابی اند بُولہبان

خبیث گروہ بے ادب سے وہ جو وہابی ابولہبی ہیں۔

(8)	خویش را دوردُورباید داشت	احترازی ضرورباید داشت

خود کو ان سے دُور رکھنا چاہیے اُن سے احتراز (کنارہ کشی) ضروری ہے۔

(9)	زانکه از حُبّ دشمنانِ نبی	که بدارَین خاسر اند و شقی

اس لئے کہ دشمنانِ نبی سے محبت جو کہ دارین میں خسارہ (نقصان) والے اور بدبخت ہیں۔

(10)	ایزدِ پاک سخت ہے رنجد	بابِ لطف و امان ہے بندد

(ان دشمنوں سے محبت رکھنے سے) اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے، ان سے محبت کرنے والے سے لُطف وامان کا دروازہ بند کردیتا ہے۔

---

[1] حضرت فاطمہ و علی حسنین کریمین رضی اللہ عنھم اور تمام آلِ رسول کے اوصاف بیان کرنے کے بعد۔

در بیان حذر کردن از گروہ وہابیان

گروہ وہابیہ سے خوف وخطرہ کے بیان میں

(11)	پس حذر کُن ازین گروہ پلید	گرچه درظاہر اند نیک و سعید

اس گروہ پلید سے ڈرا گرچہ بظاہر نیک اور سعادت (اچھے) نظر آتے ہیں۔

(12)	اعتباری نه بر نمازِ اینان	اعتمادی نه برنیازِ اینان

اُن کی نماز کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی اُن کی نیاز پر اعتماد (بھروسہ) ہے۔

(13)	نعرۂ ذِکر شان بمیل رسد	چوبکِ دست شان به پیل رسد

ان کے ذکر کا نعرہ میلوں تک پہنچتا ہے، ان کے ہاتھ کا چابک (Hunter) ہاتھی کو پہنچتا ہے۔

(14)	جبهه سایند در سجود نماز	تا که ظاہر شود نشانِ نیاز

نماز میں ماتھا رگڑتے ہیں تاکہ ان کی عاجزی ظاہر ہو۔

(15)	لیکن اِین جُمله صنع و غدار یست	کارِ اینان ریا ؤ مکاریست

لیکن یہ سب غداری اور تصنُّع (بناوٹ) وریا (دکھلاوا) ہے، یہ ان کا کام ریاکاری اور مکاری ہے۔

(16)	بُو الہوس مردمانِ ظاہر بین	که ندارند فرق غث وسمین

ابوالہوس ظاہر صاحبِ ہوس لوگ ظاہر بین (ظاہر کو دیکھنے والے) جو کہ دُبلے اور موٹے کا امتیاز نہیں رکھتے۔

(17)	بحقیقت قدم نبردارند	آنچه بنیند صدق پندارند

حقیقت تک قدم نہیں اُٹھاتے بس جو کچھ دیکھتے ہیں اسے سچ سمجھتے ہیں۔

(18)	ازحماقت بقید دام وی اند	به نمایٔ برون رام وی اند

لوگ بیوقوفی سے ان کے مکر (دھوکے) کی قید میں آجاتے ہیں، ان کی ظاہری نمائش دیکھ کر ان کی پھانسی میں پھنس جاتے ہیں۔

(19)	این ندانند از سرِ غفلت	که چه دارند طبع بدطینت

بوجہ غفلت یہ بھی نہیں سمجھتے کہ یہ (وہابی) بدطینت (بداخلاق) کیسی بُری طبیعت رکھتے ہیں۔

بیانِ بعض معتقدات این گروہِ خبیث

اس گروہِ خبیث وہابیوں کے بعض بُرے عقیدوں کے بیان میں

(20)	بغض خیر الرسل بدل دارند	حرمتش عین شرک پندارند

خیر الرسل ﷺ کا بغض ان کے دل میں اور آپ کی تعظیم ان کے نزدیک شرک ہے۔

(21)	یا محمد(ﷺ) اگر کسے گوید	خرکینہ بسینہ شان پوید

اگر کوئی عقیدت سے کہے یا محمد (یا رسول اللہ ﷺ) کینہ کا گدھا ان کے سینے میں دوڑنے لگتا ہے۔

(22)	چون توسل باو کسے گیرد	دل شان تاب و تب بسی گیرد

اگر کوئی حضور ﷺ کو کسی امر میں وسیلہ بناتا ہے تو ان کے دل کو سخت سے سخت تر بخار چڑھ جاتا ہے۔

(23)	ور بہ عبدالنبی نہد کس نام	حکم شرکش کنند از اظلام

اگر کوئی عبدالنبی اپنا یا کسی عزیز کا نام رکھتا ہے تاریکئ قلبی کی وجہ سے اسے بھی شرک کہتے ہیں۔

(24)	پیش ایشان خیال پیغمبر	بدتر است از خیال گاؤخر

ان کے نزدیک حضور ﷺ کا خیال نماز میں آجانا گدھے اور بیل کے تصور سے بدتر ہے۔(معاذ اللہ)

(25)	ماند باقی چہ مایۂ ایمان	کہ بدان نازمی کنند اینان

ان کے دل میں ایمان کا سرمایہ کہاں، ایمان پر کاہے کا فخر کرتے ہیں۔

بیان ضررِ این فریقہ

اس گروہ (وہابیوں) کے ضَرَر (نقصان) کے بیان میں

(26)	ضررِ این فریقۂ مقہور	نیست بر چند فردشانِ محصور

اس فرقہ (جس پر اللہ تعالی کا قہر و غضب ہے) کا ضَرَر و نقصان صرف چند گنتی کے افراد پر ہے۔

(27)	بلکہ در لبس سنی و حنفی	می نمایند خویش را مخفی

بلکہ ان کا طریقہ ہے کہ وہ سنی و حنفی کے لباس میں رہ کر خود کو مخفی (پوشیدہ) رکھتے ہیں۔

(28)	پس بدین نام دام خویش زنند	بیخ ایمان مومنان بکنند

پس اسی نام (سنی حنفی) سے اپنا دام تَزْوِیْر (فریب) ڈالتے ہیں اور ایسے ہی اہلِ ایمان کے ایمان کی جڑ کاٹتے ہیں۔

(29)	می نمایند اعتقاد عوام	بدترو موجبِ عذاب مدام

عوام کے اعتقاد کو کہتے ہیں کہ یہ بداعتقاد ہے بلکہ یہ دائمی (ہمیشہ رہنے والے) عذاب کا مُوْجِب (مستحق) ہے۔

(30)	صحبت ایشان مضر ایمان ست	عار از فعل شان بشیطان ست

ان کی صحبت ایمان کو مضر (ضرر رساں) ہے ان کے گندے کرتوت سے شیطان کو بھی ننگ و عار (شرم و رسوائی) ہے۔

(31)	که بعمری بمره بے ادبی	گشت صادر ازو بحق نبی

کہ اس سے عمر میں صرف ایک بار نبی (آدم علیہ السلام) کی بے ادبی سرزد ہوئی۔

(32)	زآن سبب گشت موردِ لعنت	تا قیامت بماند در نکبت

اسی وجہ سے وہ لعنت کا مورِد (مستحق) بنا اور تا قیامت خواری میں رہے گا۔

(33)	قوم وہابیان ز بولهبی	سخت توہین کند بحق نبی

قومِ وہابیہ ابولہبیت کی وجہ سے امام الانبیاء ﷺ کی ہر وقت بے ادب رہتی ہے۔

(34)	آن نبی که افضل الرسل است	جزرہش منع ازدگرسبل است

وہ نبی جو اَفْضَلُ الرُّسُل ہیں سوائے ان کے راستہ کے باقی تمام راستے بند اور مَمْنُوْع (منع) ہیں۔

(35)	ہمه عمر بغض وی جویند	راهِ تنقیص شان وی پویند

تمام عمر حضور ﷺ کے بُغض کی تلاش میں رہتے ہیں اور ہر آن (وقت) بے ادبی میں دوڑتے رہتے ہیں۔

(36)	لا جرم عار می کند شیطان	که ازو بدتر اند در عصیان

اسی لئے شیطان بھی ان سے عار اور ننگ (شرم) رکھتا ہے کہ یہ اس سے نافرمانی میں بدتر ہیں۔

(37)	گویم اکنون طریقهٔ آداب	آنچه ماثور گشت از اصحاب

اب میں وہ آداب بیان کرتا ہوں جو صحابہ کرام سے منقول وماثور (مَرْوِیْ) ہیں۔

بیان آدابِ حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ اصحابہ اجمعین

حضور ﷺ کے آداب کے بیان میں

(38)	بحضورِ رسول فخر جہان	باعثِ خلقتِ زمین و زمان

فخرِ جہان یعنی رسول اللہ ﷺ جو کہ آپ زمین وزمان کی تخلیق کے سبب اور موجب ہیں کے حضور میں (صحابہ کرام)

(39)	می نمودند آل و اصحابش	بیحد و بے حساب آدابش

آل واصحاب بیشمار اور بے حساب حضور ﷺ کے آداب بجالاتے ہیں

(40)	باداۓ نماز فرض خدا	می شنیدند از نبی چوندا

فرض نماز کی ادائیگی میں جونہی حضور ﷺ کا بُلاوا سنتے ہیں

(41)	از براۓ اجابتِ احمد	می نمودند قطع فرض احد

حضور ﷺ کو جواب دیتے اور نماز کو توڑ دیتے اگرچہ وہ فرضِ خداوندی ہوتا

(42)	اِسْتَجِيْبُوْا اِذَا دَعَاكم را	توزقرآن پاک یاد نما

"اِسْتَجِیْبُوْا اِذَا دَعَاکم" (جب تمہیں حضور بلائیں) کو قرآنِ پاک سے یاد کر۔

(43)	که مقدم شده ز فرض خدا	حکم آن شاه سید دوسرا

حضور ﷺ کا حکم فرض خدا سے مقدّم ہے۔

(44)	قِصَّهٔ حضرت علی کن یاد	که بز انوش سرنبی چونهاد

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ یاد کر کہ آپ کے گھٹنوں پر حضور ﷺ نے سر مبارک رکھا۔

(45)	ترک داده صلوٰة وسطیٰ را	بهرآرام ذات خیرورا

حضرت علی نے صلوٰۃ الوسطیٰ نمازِ عصر کا ترک کیا قضا کر دی صرف حضور ﷺ کے آرام کی خاطر۔

(46)	بلکه از بهر آن حبیبِ پاک	نیّردین صاحبِ لولاک ﷺ

بلکہ حبیبِ پاک نیّرِ دین (پاک دین)، صاحبِ لولاک ﷺ کی خاطر۔

(47)	ترک جان کرد حضرتِ صدیق	که زنارِجهنم است عتیق

حضرت صدیق اکبر کہ آپ نارِ جہنم سے آزاد تھے (آپ) نے جان قربان کر دی۔

(48)	مار در غار پایٔ می خوردش	دورزانجادمی نمی بردش

سانپ نے غار میں آپ کے پاؤں پر ڈس دیا لیکن آپ نے پاؤں کو اپنی جگہ سے نہ ہلایا۔

(49)	تاباَرام سرورِ دوجهان	خللے ناید ازتحرک آن

تا کہ سرورِ دوجہان ﷺ کے آرام میں خلل نہ آئے پاؤں کو ہلانے سے۔

(50)	چونکه جانِ عزیز کرد فِدا	بهرآرامِ آن حبیبِ خدا

جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جان فدا کر دی حبیبِ خدا ﷺ کے لئے۔

(51)	فرضها را چه اعتبار بود	اول الفرض چون نثار بود

فرائض کا کیا اعتبار رہا جبکہ سب سے بڑا فرض پیاری جان قربان کر دی۔

(52)	زین بیانیکه صاف بُرہان ست	حُجّتِ آن حدیث و قرآن ست

یہ بیان صاف برہان ہے اس پر حجت قرآن و حدیث ہے۔

(53)	گشْت ثابت که حفظ آدابَشْ	آنچنان کامده زاَصْحَابَشْ

یہ اپنی جگہ ثابت ہے کہ آپ کے آداب کی حفاظت ضروری ہے صحابہ کرام سے۔

(54)	از جمیع فرائض مولیٰ	بست برخلق اقدم واولیٰ

یونہی مروی ہے کہ وہ تمام فرائض سے خَلْق (مخلوق) پر مقدم اور اولیٰ سمجھتے تھے۔

بیانِ بعض ہرزہ گوئی ہای این فرقۂ مُلْحِدَہ

اس فرقہ ملحدہ کی بعض بکواس بازی کے بیان میں

(55) پس برائ چه این گروه خبیث | کاہلِ حَدَثْ اند این نه اہلحدیث

یہ گروہ خبیث خود کو اہلحدیث کہتے ہیں در حقیقت اہلِ حَدَثْ (غلاظت والے) ہیں نہ کہ اہلحدیث۔

(56) عزتِ آن رسول اکرم را | باعثِ خلقتِ دوعالم را

رسول اللہ ﷺ جو دو عالم کی تخلیق کا باعث اور سبب ہیں، کی عزت۔

(57) چون برادرِ کلاں پندارند | این چُنین اعتقاد بَدْ دارند

بڑے بھائی کی طرح سمجھتے ہیں اور یہی بد اعتقاد رکھتے ہیں۔

(58) بلکه گویند این گروه پلید | که به پیشِ خدائ عرش مجید

بلکہ یہ پلید گروہ کہتا ہے کہ عرشِ مجید خدا کے آگے۔

(59) خلقِ عالم چه مُحسن و مجرم | ہم نبی وولی وہم عالم

تمام خلقِ عالم نیک ہو یا بُرا، نبی ہو یا ولی، عالم ہو یا جاہل۔

(60) ناقص وکم زچرِ مگرباشند | بیوقار و ذلیل ترباشند

چمار سے بھی ناقص اور کم مرتبہ اور بے وقار و ذلیل ہیں

(61) اے دریغا که از کلامِ خدا | نَسِیَ کردند قولِ عزت را

افسوس کہ کلامِ خدا سے عزت کی آیت بھول گئے۔

(62) خاصةً عزتِ رسول خدا | سرورِ انبیاء و خیرورا

بالخصوص رسول اللہ ﷺ کی عزت کہ آپ سرورِ انبیاء اور خیر الوریٰ ہیں۔

(63) کزہمه خلق برتر و اعلیٰ است | حرمتش بعد حرمتِ مولیٰ است

آپ تو مخلوق سے برتر اور اعلیٰ ہیں اور آپ کی تعظیم اللہ کی تعظیم کے بعد فرض اور ضروری ہے۔

(64) حق برایش "تُوَقِّرُوْہُ" بگفت | بہر خود پس "تُسَبِّحُوْہُ" بگفت

اللہ نے آپ کے لئے ''تُوَقِّرُوْہُ'' (آپ علیہ السلام کی تعظیم وتوقیر کرو) فرمایا ہے اور اپنے لئے اس کے بعد ''تُسَبِّحُوْہُ'' (اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرو) فرمایا ہے۔

(65) کرد دَروَے روی اشارتے پیدا | بجزدمند عارفِ معنیٰ

اس میں ایک باریک اشارہ فرمایا ہے لیکن عقلمند اور اور عارف معنیٰ (معنی جاننے والے) کے لئے۔

(66)	کانکه نَاوَرد عزتِ احمد	زونه تسبیح شد قبولِ احد

وہ یہ کہ جس نے حضور ﷺ کی تعظیم نہ کی اس کی تسبیح اللہ کے ہاں قبول نہیں۔

(67)	به تَقدُّم تاخرِّ الفاظ	بہمین مقصدی شده ایقاظ

الفاظ کے تقدم وتاخر میں اسی مقصد پر متَنَبَّہ کرنا ہے۔

(68)	پس کسی را که در دل ایقانست	نزد او عزتش ز ایمانست

ہاں جس کے دل میں یقین ہے اسی کو حضور ﷺ کی تعظیم پر ایمان ہے۔

بعضے از روایات متعلقه تعظیم آنحضرت ﷺ

حضور ﷺ کی تعظیم کے بارے میں بعض روایات کا بیان

(69)	میکند مُعْصَب این روایت را	که چو مالک امام اہلِ ہدی

حضرت مُعصب سے مروی ہے کہ امام مالک، امام اہل ہدیٰ۔

(70)	نام پاکِ رسول می بشنید	مِنْحَنِی از خُضُوع می گردید

رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک سنتے ہی عاجزی سے سر خم کر دیتے تھے۔

(71)	نیز گفته است در شفا قاضی	حق بدارین زو بود راضی

شفا میں قاضی (عیاض) نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان سے اسی وجہ سے راضی ہے۔

(72)	که چو اصحاب آن شهِ لولاک	می شنید ندزو کلامِ پاک

جب اس شہہ لولاک ﷺ کے صحابہ کرام حضور ﷺ سے کوئی بات سنتے۔

(73)	سر خود را فروہہے بردند	گوئی از عجز جمله ہے مردند

سر خم کرتے تھے عاجزی سے گویا وہ مردے ہیں۔

(74)	حَلق میکرد چون سر خود را	آن حبیبِ خدائ خیروری

حضور ﷺ جب سر مبارک منڈواتے،

(75)	صَحَب از جائ خود ہمی جستند	گِرد او جمله حلقه می بستند

تو صحابہ کرام حلقہ باندھ کر حضور ﷺ کے ارد گرد کھڑے ہو جاتے،

(76)	تازموئ مبارک آن شاه	حصه می بُرد ہریکی ذیجاه

تا کہ آپ کے سر مبارک کے بالوں کا کوئی حصہ تبرک کے طور پر لے جائیں۔

(77)	بہر مرضی شفا چومی جستند	موئ پاکش بآب می تشتند

اس موئے مبارک سے شفاء حاصل کرتے وہ یوں کہ بال مبارک پانی میں بھگو کر

(78) آب را چون مریض می نوشید | حُلّهٔ عافیت ہمی پوشید

مریضوں کو پانی پلاتے تو شفا ہو جاتی۔

(79) ہمچنین گرز قِربہ میخور آب | آں شہ سید اولی الالباب

ایسے ہی جس مشک سے حضور ﷺ پانی پیتے،

(80) چرم قِربہ کہ میرسید بآں | دہنِ پاک آں حبیبِ زمان

مشک کے جس چمڑے کی جگہ پر آپ کے لبِ اطہر نے چھوا،

(81) بہ تبرّک ازان بریدندے | کہ درآں فضل و خیر دید ندے

تبرک کے طور پر وہ ٹکڑا کاٹ لیتے تھے اس سے بہت خیر و بھلائی پاتے۔

(82) این ہمہ بود از سرِ توقیر | بہر آں سیّد بشیر و نذیر

یہ سب کچھ ازراہِ توقیر و تعظیم تھا جو سیّد بشیر و نذیر ﷺ کے لئے کرتے تھے۔

(83) نجدی بیخبر ز بوجہلی | بل ز بیباکی و زبی فضلی

نجدی بوجہلی اس وجہ سے بے خبر ہے بلکہ یہ اس کی بیباکی (ہٹ دھرمی) اور بے فضلی (اس پر فضل کا نہ ہونا) ہے۔

(84) میکند قدر انبیاء جہان | کمتر از قدر قوم دباغان

یہ لوگ انبیاءِ جہان علیہم السلام کی قدر قومِ دَبّاغان یعنی چماروں سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔

(85) حَیْف گرداشتی ہمیں مجہول | خبر از مُصْحَف و حدیثِ رسول

افسوس ہے کہ (کاش) یہ جاہل لوگ قرآن اور حدیثِ رسول ﷺ سے خبر رکھتے۔

(86) تانگفتی بشان ہیچ نبی | ہم بحق شہید پاک وولی

کسی نبی کی شان میں نہ کہنا اور شہید پاک اور ولی کے حق میں بھی،

(87) قول ہرزہ کلام بیہودہ | کہ رہ کجَ ازو است پیمودہ

کوئی ایسی بات بیہودہ اس لئے کہ اس سے ہمیشہ ہی انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔

نصیحت بمؤمنان

اہلِ ایمان کو نصیحت

(88) مؤمنان زین گروہ ضال و مُضَل | کہ درونش پرست از غش و غل

اے مومنو! اس گمراہ اور گمراہ کن گروہ سے جن کا دل کھوٹ اور خرابی سے پُر ہے،

(89) اجتناب و حِذار را گیرید | راہ صحب خیار را گیرید

اجتناب کرو اوران سے ڈرو، نیک لوگوں (ولیوں) کی صحبت اختیار کرو۔

(90) ای مسلمان رہ ادب زا جو   مسلک حب آن نبی میپو

اے مسلمان! ادب کا راستہ ڈھونڈ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا مسلک چل۔

(91) چه خوشا گُفت صاحبِ عرفان   فاقد الحب فاقد الایمان

کسی صاحبِ عرفان نے کیا خوب فرمایا ہے کہ جسے محبت نصیب نہیں وہ ایمان سے خالی ہے۔

(92) حب او چونکه باخدا باشد   ترک حُبِّش کُجَا رَوَا باشد

جب نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہے تو محبت کا ترک کب روا ہے۔

(93) میل وصل خدا اگر دارید   حُبِّ محبوبِ اُوْبه بردارید

اگر اللہ تعالیٰ کے وصال کی خواہش ہے تو اس کے محبوب کی محبت سے فائدہ اُٹھاؤ،

(94) زانکه وصلش بغیر حُبِّ رسول   از محالات گشت ای مقبول

کیونکہ وصل بغیر محبتِ رسول ﷺ کے ناممکن ہے کہ گھومنے پھرنے سے مقبول ہو۔

(95) آنکه خالی زحب خیرورا   قرب حق را نمایداو دعوٰی

جو خیر الوریٰ ﷺ کی محبت سے خالی ہے تو اس کا قربِ حق کا دعویٰ غلط ہے۔

(96) کاذب مدعیست و بے معنی   خبرش نے زشاہد رعنا

وہ جھوٹا ہے، خالی مدعی ہے اور بے معنی ہے اس کی خبر محبوب حقیقی کے متعلق غلط ہے۔

(97) او نه از اولیاء رحمن است   بل یکی زاولیاء شیطانست

وہ اولیائے رحمٰن سے نہیں ہے بلکہ وہ شیطان دوستوں سے ہے،

(98) مرشد او را اگر کسے گیرد   آخر الامر پرخطر میرد

اسے اگر کوئی مرشد بناتا ہے تو بالآخر اس کے لئے یہ سخت خطرہ ہوگا۔

(99) آنکه او را امام خود سازد   نقد ایمان خویش را بازد

ایسے کو جو کوئی امام بناتا ہے وہ اپنے ایمان کا نقد ضائع کر رہا ہے۔

(100) اَیُّهَا الْمُؤمِنُوْن اِرْتَهِبُوْا   مِنْ شَرَارِ الْاَنَاسِ اِجْتَنِبُوْا

اے مومنو! ڈرو یہ تمام لوگوں سے شریر ترین ہیں ان سے اجتناب کرو۔

(101) به نصیحت بگفتم این گفتار   تاکه آید بمؤمنان درکار

میں نے خیر خواہی کے طرز پر گفتگو کی ہے تاکہ اہلِ ایمان کو کام میں آئے۔

(102) مخلصاست نِرا نامهٔ اُلْفَت   بَرْسَرِ مُنکِران بود حجت

مخلصوں کے لئے یہ اُلفت کی کتاب ہے اور منکرین کے سر پر حجت ہے۔

(103) تا بروزِ جَزا به پیشِ خدا | رو بروئ رسولِ خیرورا

تا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اور رسول اللہ ﷺ کے رُوبرو،

(104) این نیارند معذرت درپیش | که نبودند باخبرزین کیش

معذرت نہ کر سکیں، کہہ دیں کہ ہمیں اس گروہ کے متعلق علم نہ تھا۔

(105) زان سبب بار بار میگویم | راه ورسم ہُدیٰ ہمی پویم

اسی لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ راہِ ہدایت پر دوڑ رہا ہوں،

(106) کای مسلمان ازین وہابیان | محترزباش مجتنب بکران

کہ اے مسلمان ان وہابیوں سے بے حد و حساب طور ان سے مُحتَرَزْ (پرہیز) و مُحْتَسِبْ (حساب لینے والا) ہونا۔

(107) که ہمین اند مُبْغِضَانِ ولی | دشمنانِ نبی و آلِ علی

اولیاءاللہ سے بغض کرنے والے یہی ہیں دشمنانِ نبی اور آلِ علی کے بھی دشمن ہیں۔

(108) گرچه خود را از خادمان گویند | کاذب اندوره دغل پویند

اگرچہ خود کو خُدَّامُ الدین (دین کے خادم) کہتے ہیں لیکن یہ جھوٹے ہیں اور مَکَرْ (فریب) کی راہ چل رہے ہیں۔

(109) قدوۂ این فریقه شیطانست | مکرو تزویر کار اینانست

اس گروہ کا امام شیطان ہے، مکر و فریب اس گروہ کا شیوہ ہے،

(110) بدرازی ریش و جُبَّه عصا | می نگرند زاہلِ حُبّ و صفا

لمبی داڑھی اور جبہ اور عصا سے اہلِ حُبّ و صفا نہیں ہو سکتے،

(111) ہم مبین بر نماز و روزۂ شان | کاین ہمه شد فریب و مکر اینان

نماز اور روزے کو نہ دیکھ اس لئے کہ یہ سب ان کا مکر و فریب ہے،

(112) گرچه ظاہر لباس صاف کنند | ازکرامات و کشف لاف زنند

اگرچہ ظاہر صاف و ستھرا رکھتے ہیں، کشف و کرامات کی لاف و گزاف (شیخیاں) بھی مارتے رہتے ہیں،

(113) لیک ہیچ اند و ہیچ در معنی | بطریق سلوک نابینا

لیکن درحقیقت یہ کچھ بھی نہیں بلکہ سلوک طریقت سے تو بالکل اندھے ہیں۔

(114) گربز و دل سِیاه و مَکّار اند | برپاؤ فریب درکاراند

حیلہ گر سیاہ دل اور مکار ہیں، ریاؤ فریب کے کام میں مصروف ہیں،

(115) الحذر زین فریقۂ پر رِجْس | که ہمین است حکم سید انس

اس پلید گروہ سے ڈرتا رہے، سید انس و جاں ﷺ کا یہی حکم ہے۔

(116)	ختم کردم رسالۂ آداب	بصلوٰۃ نبی ذی الالقاب

رسالۂ آداب کو صلوٰۃ ذی الالقاب پر ختم کرتا ہوں۔

(117)	چون ز تاریخ اَنْشُدَمْ مُسْئُوْلْ	گشت ظاہر ز معجزاتِ رسول

جب میں اس کی تاریخ سے پوچھا گیا تو رسول ﷺ کے معجزات سے ظاہر ہے۔

(118)	ببداہت نمودمش ترقیم	تحفۂ عاشقِ رسول حلیم

بلا تامل میں نے لکھ دیا کہ یہ تحفہ عاشق رسول حلیم ہے۔

۱۳۴۸ھ

الحمدللہ فقیر اُویسی غفرلہٗ اس کے ترجمہ سے ۲۷ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ بمطابق ۳ مارچ ۱۹۹۲ء بروز منگل مدرسہ فیض العلوم نقشبندیہ، سبّی بلوچستان میں فارغ ہوا۔